

مناسبر ہائش کا حق

متبادل آبادگاری کے لیے رہنمای اصول



ارمن ریسوسر سینٹر

مناسب رہائش کا حق

متبادل آبادکاری کے لیے رہنمای اصول

محمد نوں
سیما میاقت

جنوری 2021

ار.نر ریسورس سینٹر

A-2، دوسری منزل، ویسٹ لینڈ ٹاؤن سینٹر کمرشل ائریا۔ کے سی ایچ ایس یو، بلاک، 8 & 7 شہید ملت روڈ، کراچی پاکستان

021-34387692 urckhi@yahoo.com www.urckarachi.org fb.com/urckhi [@urckhi](https://twitter.com/urckhi)

تعارف

پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا ساتواں گنجان ترین ملک ہے۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 20 کروڑ 77 لاکھ سے زائد ہے۔ اس کی آبادی میں 4.2 فیصد سالانہ اور شہری آبادی میں 2.7 فیصد سالانہ کے تناسب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جو کہ اس وقت سات کروڑ 53 لاکھ کے برابر ہے۔

شہروں میں سالانہ تین لاکھ پچاس ہزار نئے رہائشی مکانات کی ضرورت پڑتی ہے جبکہ رسمی شعبہ صرف ایک لاکھ پچاس ہزار مکانات سالانہ فراہم کرتا ہے۔ باقی رہائشی ضروریات کچی آبادیاں اور غیر رسمی شعبہ پوری کرتا ہے مگر رہائشی ضروریات کی طلب میں مفصل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی ہاؤسنگ پالیسی 2001ء میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ کچی آبادیوں کو بے دخل کرنے کے بجائے ان میں سہولیات فراہم کر کے ان کا معیار زندگی بہتر بنایا جائے گا اور ان کو مالا کا نہ حقوق فراہم کئے جائیں گے۔ اس پالیسی میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا تھا کہ اگر کسی وجہ سے یا کسی ترقیاتی منصوبے کی زد میں کسی کو کچی آبادی کی زمین درکار ہو گی تو اس کی آبادی کے مکینوں کو مناسب متباہل فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہو گی۔

9 مئی 2009ء کو پریم کورٹ آف پاکستان نے کراپی سرکلر ریلوے کی بھالی کے ایک فیصلے میں یہ بھی حکم دیا تھا کہ متاثرین کو مناسب اور بہتر متباہل کی فراہمی کو لینی بنایا جائے۔ فیصلے کے مندرجات درج ذیل ہیں۔

”حکومتِ سندھ اس بات سے اتفاق کرتی ہے کہ تمام متاثرین کو مناسب طریقے سے دوبارہ آباد کیا جائے گا اس کے لیے ہم (پریم کورٹ) وزارتِ ریلوے اور حکومتِ سندھ کو خبر دار کرتے ہیں کہ ان متاثرین کو جہاں بھی آباد کیا جائے ان کو مناسب طرزِ رہائشی یعنی جدید طرزِ زندگی کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ یہ متباہل جگہ کراپی شہر کی اور پس ماندہ آبادی کا منظر پیش کرے۔ اس سلسلہ میں منصوبہ بندی کے ماہرین، انجینئر نگ اور ماحولیاتی اداروں سے پہلی مشاورت کی جائے اور ان کی راستے لی جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکام یہ کام تجزیجی بنیادوں پر کریں گے اور منتقلی کا عمل ایک سال کی مدت میں مکمل ہو جائے گا۔“

یہ تما پچھے قومی اور بین الاقوامی طور پر منتظر کردہ رہائشی حقوق کے قوانین کا ایک خلاصہ پیش کرتا ہے۔ ارجن ریورس سینٹر (یو آر سی) (رہائشی حقوق پر کام کرنے والی تنظیموں اور مقامی اداروں کی رہنمائی کے لیے یہ تما پچھے شائع کر رہا ہے۔

صفحہ نمبر

فہرست مضمایں

انسانی حقوق ایک تعاون

4

1- انسانی حقوق سے کیا مراد ہے؟ یہ کن لوگوں کو حاصل ہیں؟

4

2- کیا پاکستان پر لازم ہے کہ وہ انسانی حقوق کا احترام کرے؟

4

3- کیا مقامی حکومتوں کو انسانی حقوق کا احترام کرنا چاہیے؟

5

رہائش کے حقوق اور غریب آبادیاں

5

4- رہائش کے حقوق سے کیا مراد ہے؟

5

5- مقامی حکومتیں کس طرح اس بات کو لینگٹی طور پر ثابت کر سکتی ہیں کہ وہ رہائش کے حقوق کی پاسداری کر رہی ہیں؟

7

6- اگر وسائل ناکافی ہوں تو کیا کیجا جائے؟

7

7- کیا دوسرے ممالک میں اس کی مثالیں موجود ہیں؟

8

جبری بیدھی اور دوبارہ آباد کاری

9

8- جبری بیدھی سے کیا مراد ہے؟

9

9- رہنماء صول اور مناسب طریقہ کار

10

10- کیا کچی بستیوں میں رہنے والی آبادیوں کو بیدھی کیا جا سکتا ہے؟

10

11- مناسب ترین آباد کاری سے کیا مراد ہے؟

11

12- کیا دوسرے ممالک میں اس کی کافی مثالیں موجود ہیں؟

11

بنیادی سہولتیں اور کچی آبادیاں

11

13- کچی آبادیوں کو کوئی بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں؟

11

14- اگر صارفین بزادانہ کریں تو کیا مقامی حکومتیں بنیادی سہولتوں کی فراہمی منقطع کر سکتی ہیں؟

12

15- کیا غیر رسمی (Informal) اور کچی آبادیوں کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنا مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہے؟

12

بے دخلی ملکی قوانین اور پریمیکورٹ کا فیصلہ

12

16- کچی آبادیوں کے متعلق تمکی قوانین

12

17- قومی ہاؤسنگ پالیسی 2001 اور کچی آبادیاں

13

18- کراچی سرکرریلوے سے متعلق پریمیکورٹ پاکستان کا 9 مئی 2019 کا فیصلہ

14

انسانی حقوق - ایک تعارف

1۔ انسانی حقوق سے کیا مراد ہے؟ یہ کن لوگوں کو حاصل ہیں؟

انسانی حقوق سے مراد قانونی انتہاق ہے جو تمام لوگوں کو اس لیے حاصل ہیں کہ وہ انسان ہیں اور انسانی وقار کا لازمی حصہ ہیں۔ یہ حقوق ان دیگر حقوق کی طرح نہیں ہیں جنہیں حکومتیں ”دے سکتی“ یا ان سے ”اپس لے سکتی“ ہیں۔ یہ انسانی حقوق ہر فرد کو حاصل ہیں اور محض اس وجہ سے حاصل ہیں کہ وہ انسان ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے بہت سے بین الاقوامی معاہدے موجود ہیں اور پاکستان نے بھی ان معاہدوں پر دھنکڑ کے توثیق کر دی ہے کہ ان معاہدوں پر عمل درآمد کرے گا۔ انسانی حقوق کی متعدد قسمیں ہیں تاہم ان سب کا ایک مشترکہ مقصد ہے جو اس بات کا نام من ہے کہ افراد با وقار زندگی گزار سکیں۔ شہری حقوق، انصاف پانے کا حق اور سیاسی حقوق مثلاً حق رائے دہی اور حقوق میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق ہیں۔ مثلاً موزوں ریاض کا حق اور پانی کا حق۔ انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (1948) ان اہم ترین دستاویزات میں سے ایک ہے جس میں تمام انسانی حقوق کو سلیم کر لیا گیا ہے۔

چونکہ یہ انسانی حقوق عالمی طور پر تعلیم شدہ ہیں اس لیے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی فرد امیر ہے یا غریب، بوڑھا ہے یا جوان، عورت ہے یا مرد۔ انسان کو انسانی حقوق محض اس بنیاد پر حاصل ہیں کہ وہ انسان ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان حقوق کا لازمی احترام کیا جائے، ان کا تحفظ کیا جائے اور بلا امتیاز ان پر عمل درآمد کیا جائے۔

تمام حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے عملی اقدامات کریں جو ان کی عوام کے لیے ممکنہ طور پر جلد از جمل ان حقوق کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ حکومتیں انسانی حقوق پر اس وقت تک قدغ نہیں لگ سکتیں جب تک کہ ان کی کوئی بے حد معقول وجہ موجود نہ ہو۔

2۔ کیا پاکستان پر لازم ہے کہ وہ انسانی حقوق کا احترام کرے؟

یقیناً پاکستان نے ان بین الاقوامی معاہدوں کی توثیق کی ہے جو حقوق انسانی سے متعلق ہیں۔ یہ معاہدے ان بین الاقوامی قوانین کا حصہ ہیں جو یا تو مختلف ممالک کے درمیان کیے گئے ہیں یا بین الاقوامی تنظیموں جیسے اقوام متحدہ کے ساتھ کیے گئے ہیں۔

پاکستان نے قانونی طور پر اس بات پر رضامندی کا اٹھا رکیا ہے کہ وہ اہم ترین انسانی حقوق پر کار بند رہے گا جن میں مندرجہ ذیل حقوق شامل ہیں۔

- معاشی، سماجی، سیاسی حقوق کا بین الاقوامی عہد نامہ
- شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی عہد نامہ

- تمام قسم کے امتیازات کے خاتمے کا بین الاقوامی عہد نامہ
- عورتوں کے خلاف تمام قسم کے امتیازات کے خاتمے کا بین الاقوامی عہد نامہ
- اذیت رسانی اور تمام قسم کے ظالمانہ، غیر انسانی یا تو بین آمیز سلوک و سزا کے خلاف بین الاقوامی عہد نامہ
- بچوں کے حقوق کا عہد نامہ

3۔ کیامقائم حکومتوں (Local Governments) کو انسانی حقوق کا احترام کرنا چاہیے؟

ہاں! اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں کہا گیا ہے کہ ”انسانی حقوق کو تسلیم کیا جائے گا اور ان کا احترام کیا جائے گا جن کا ذکر اقوام متحده کے منشور میں، انسانی حقوق کے بین الاقوامی اعلامیہ میں، انسانی حقوق اور بچوں کے حقوق سے متعلق عہد ناموں اور دیگر دستاویزات میں موجود ہیں۔“

چونکہ مقامی حکومتیں (جن میں شہری، ضلعی حکومتیں، ٹاؤن اور یونین کونسلیں شامل ہیں) اسلامی جمہوریہ پاکستان کا حصہ میں اس لیے ان پر لازم ہے کہ وہ ان تمام انسانی حقوق کا احترام کریں جو انسانی حقوق کے عالی اعلامیہ میں مرقوم ہیں۔ مقامی حکومتوں کی جانب سے انسانی حقوق سے اخراجات کا مطلب ہو گا بین الاقوامی فرائض سے اخراجات مزید برآں و فاقی حکومت کی جانب سے رہائش کے حق کی پاسداری کا مطلب ہے کہ وہ رہائش کے حقوق سے اخراجات کے لیے مقامی حکومتوں کا محاسبہ کرے گی۔

رہائش کے حقوق اور غریب آبادیاں

4۔ رہائش کے حقوق سے کیا مراد ہے؟

رہائش کے حقوق میں وہ تمام حقوق شامل ہیں جو انسانوں کو ایک مناسب اور محفوظ گھر میں رہائش پذیر ہونے کا موقع فراہم کریں۔ ایک مناسب درجہ کی رہائش گاہ کا حق رہائشی حقوق کا ہم ترین حصہ ہے۔ تمام افراد کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے گھر میں مکمل تحفظ، امن، چین اور پروقار طریقہ سے رہ سکیں۔ اسی لیے ایک مناسب درجہ کی رہائش گاہ تک دسترس کا اختصار کسی فرد کے سماجی یا معاشری مرتبہ سے مغلک نہیں ہونا چاہیے۔

مناسب رہائش گاہ کے حق کی شق بہت سے بین الاقوامی معاہدوں کی دستاویزات میں موجود ہیں جن کی توثیق پاکستان نے کی ہے۔ ان میں سے اہم ترین شق آرٹیکل (i) 11 ہے جو معاشری، سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی عہد نامہ International Convention Economic Social and Cultural Rights (ICESCR) میں شامل ہے۔ پاکستان

نے اس معاهدے پر 1992ء میں دستخط کیے تھے۔

1991ء میں اقوام متحده کی معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی کمیٹی نے ایک عمومی تبصرہ جاری کیا تھا جس میں اس حق کی صراحت کی گئی تھی کہ مناسب رہائش کا ہے حق میں سات عناصر شامل ہیں۔

۱۔ اقوام متحده کی معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی کمیٹی (ICESCR) کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ ممبر ممالک پر نظر کو جی جائے کہ وہ اس معاهدوں پر عملدرآمد کریں۔ فریق ریاستوں پر (وہ ممالک جنہوں نے اس معاهدہ پر دستخط کیے ہوں) لازم ہو گا کہ وہ ہر پانچ سال بعد کمیٹی کے سامنے اپنی روپورٹ پیش کریں جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ انہوں نے ان قوانین پر عمل درآمد کے لیے کس حد تک اقدامات کئے ہیں۔ کمیٹی عمومی تبصرہ بھی جاری کرتی ہے جس میں مناسب رہائش کا ہے حقوق کی تشریح کی جاتی ہے۔

۲۔ تبصرہ نمبر (1991) 4 مناسب رہائش کا حق۔ معاهدہ میں شامل آرٹیکل (i) 11 جسے اقوام متحده کی معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی کمیٹی نے متفقہ طور پر 12 دسمبر 1991ء کو منظور کیا تھا۔ U N Doc.E/CN.4/1991/4/1991

a۔ کرایہ دار کا قانونی تحفظ:

ہر فرد کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس کے پاس ایک دستاویز ہو جو اسے کرائے کی مدت کا تحفظ فراہم کرے اور جبری بے خلی، ہراساں اور ہمیکیوں کے خلاف تحفظ فراہم کرے۔ کمیٹی کے مطابق اس شق کا اطلاق ہر قسم کی رہائش کا ہے پر ہو گا کہ وہ کوئی محل ہو یا پھر آبادی میں واقع کوئی جھوپڑی۔

b۔ بنیادی سہوں تینیں:

رہائش کے حق کا مطلب نہ صرف یہ ہے کہ تعمیرات کے لیے در کار مال فرد کی دسترس میں ہو بلکہ اسے تمام بنیادی سہوں تینیں حاصل ہوں مثلاً پانی، صفائی، بجلی، کوڑے کی صفائی، فرائیں اور نکاسی آب کے ذرائع اور ہنگامی خدمات کی فرائیں۔

c۔ ادا کرنے کی صلاحیت:

رہائش فراہم کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ مکان فراہم کیا جائے بلکہ رہائش حاصل کرنے کے لیے بخی مالی مسائل اتنے زیادہ نہ ہوں کہ افراد اپنی دیگر بنیادی ضروریات پوری نہ کر سکے۔

d۔ قابل رہائش ہونا:

مناسب رہائش کا ہے ایسی ہونی چاہیے کہ اس میں رہائش پذیر لوگوں کو کافی جگہ حاصل ہو اور وہ سردی، نی، پیش، بارش ہو اور دیگر مضر صحت عناصر، ناقص تعمیرات سے پہنچنے والے خطرات اور بیماریوں سے محفوظ رہیں۔

e- دسترس:

رہائش گاہ ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں جسمانی طور پر پہنچنا ممکن ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ رہائش گاہ معذور افراد کے لیے بھی قابل دسترس ہو پھر اس بات کی ضمانت بھی دینا کہ نئے مکان کی تعمیر کے لیے کافی مقدار میں زین فراہم ہو۔

f- محل وقوع:

رہائش گاہ کا محل وقوع ایسا ہو کہ روزگار کی جگہ، سخت کے مراکز، اسکول، بچوں کی غمہداشت اور دیگر سماجی سہولیات کے مراکز تک پہنچنا آسان ہو۔ مکانات ایسی جگہ تعمیر نہ کئے جائیں جو مضر سخت ہو یا آلو دیگر کے قریب ہو جو میکنوں کی سخت کے لیے خطرے کا باعث ہوں۔

i- ثقافتی سہولیات:

رہائش گاہ کی تعمیر کا معیار تعمیر اتنی ساز و سامان اور اس کو یقینی بنانے والی پالیسیاں ایسی ہوں کہ ثقافتی شاخت اور مکانات کے تنوع کی نمائندگی ہوں۔

5- مقامی حکومتیں کس طرح اس بات کو یقینی طور پر ثابت کر سکتی ہیں کہ وہ رہائش کے حقوق کی پاسداری کر رہی ہیں۔

مقامی حکومتوں پر (بشوں شہری، ضلعی حکومتیں، ٹاؤن اور یونین کونسلیں) رہائشی حقوق کے ضمن میں چار اہم فرائض کی پاسداری لازم ہے۔ ”غیر امتیازی سلوک“ کی پاسداری کا مطلب ہے کہ ہر فرد کو ”قانون“ اور ”عمل درآمد“ کے معاملے میں مساوی موقع فراہم کرنا۔ مقامی حکومتوں کے قوانین اور پالیسیاں ایسی ہوں کہ وہ افراد کے درمیان نسل، رنگ، جنس، عمر، زبان، مذہب، سیاسی، سماجی یا دیگر نظریات یا سماجی شاخت مثلاً پیدائش، جسمانی یا ذہنی معذوری سخت کی حالت (بشوں HIV/AIDS) جنسی روایہ اور شہری، سیاسی، سماجی یا دیگر حالات کی بنیاد پر غیر منصفانہ امتیاز روانہ رکھیں۔

”احترام کی پاسداری“ کا مطلب ہے کہ کسی فرد کو حاصل رہائشی سہولیات کے معاملے میں مداخلت سے باز رہنا۔ رہائشی حق کی پاسداری کا ایک واضح طریقہ جگہی بے خلی پر عمل نہ کرنا ہے۔

”تحفظ کی پاسداری“ کا مطلب ہے کہ حکومت افراد کو دوسرے لوگوں یعنی کارپوریشن یا مالک مکان کی مداخلت سے محفوظ رکھے۔ مثال کے طور پر کارپوریشنوں کو موقع دینا کہ وہ آبی وسائل کو آلو دہ کریں۔ افراد کو موزوں رہائش اور پانی کے حق سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ آبادیوں کو جبری بے خلی سے محفوظ رکھنا مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔

”حقوق دینے کے فرائض“ ایسے اقدامات کا متناہی ہے جن کی مدد سے ہر فرد بدرجہ رہائش کا حق حاصل کر سکے۔ اس سمت میں اولین قدم قومی اور مقامی سطح پر منصوبہ بندی ہے جس میں مقامی افراد بشوں خواتین اور پچی آبادیوں میں مقیم دیگر افراد مکمل طور پر حصہ لیں۔

اس کا مطلب ہے ایک معقول مدت کے دوران سہولیات فراہم کرنے کے لیے قابل لحاظ اقدامات کرنا۔

6 - اگر وسائل ناکافی ہوں تو کیا کیا جائے؟

ان میں سے چند حقوق ایسے ہیں جنہیں فراہم کرنے کے لیے کافی مصارف برداشت کرنا ہوں گے اور اس کے لیے قومی حکومت کے دیگر مالیاتی اداروں (Donors) کی جانب سے جن میں دو طرفہ اینجنسیاں یا بھی کار پوریشن شامل ہیں، وسائل فراہم کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی۔ تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ مقامی حکومتیں خود اپنے بحث کا جائزہ لیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ بحث میں انسانی حقوق کو پورا کرنے کے لیے جس میں رہائش گاہ بھی شامل ہے کافی رقم مختص کی جائے۔

مقامی حکومتوں کو چاہیس کہ وہ قومی حکومت کے تعاون سے آبادیوں کے لیے ایسا ماحول فراہم کریں کہ وہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ اس کے علاوہ ضرورت اس بات کی ہے کہ رہائش کے حقوق کی راہ میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کو ختم کیا جائے۔ مثلاً ایسے قوانین کو ختم کرنا جو کچی آبادیوں کو پانی اور صحت و صفائی کی خدمات فراہم کرنے کی راہ میں حائل ہیں یا ان قوانین کو ختم کرنا جو جبری بے غلی کا سبب بنتے ہیں اور جس کی وجہ سے افراد رہائش کے حق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مقامی حکومتیں آبادیوں کے قریب تعاون سے متعلقہ علاقوں میں ایسے وسائل دریافت کر سکتی ہیں جن سے مختلف منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر جبری بے غلی کے خلاف کرایہ دار کو مناسب تحفظ فراہم کرنا پاکستان میں رہائش کے حقوق فراہم کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہے اس میں کوئی اضافی مصارف بھی نہیں ہونگے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عوام کو علم ہونا چاہیسے کہ وہ جب تک چاہیں اس جگہ رہ سکتے ہیں جہاں رہائش پذیر ہیں یا پھر یہ کہ وہ اس جگہ کب تک رہ سکتے ہیں۔ اس طرح لوگ اپنی رہائش کے حالات کو بہتر بنانے کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں کیونکہ انہیں اس بات کا خوف نہ ہو گا کہ انھیں ان کی مرثی کے خلاف وہاں سے بے غل کر دیا جائے گا۔

7 - کیا دوسرے ممالک میں اس کی مثالیں موجود ہیں؟

کیسینیا کی کیسموٹی نول (Kisumu City Council) نے اقوام متحده کے یو۔ این ٹین ٹاٹ (UN-Habitat) کے تعاون سے چار کچی آبادیوں اور جھوپڑپیلوں (Slums) کو ترقی دینے کا پروگرام بنایا۔ وہ اس بات کی بھی کوشش کر رہے ہیں کہ فراہمی آب کے اجتماعی مراکز قائم کئے جائیں تاکہ عوام کو کم قیمت پر پینے کا صاف پانی حاصل ہو۔

براہ میں کے پورٹوالیگرے میوپیٹی میں فراہمی آب سے متعلق کمپنیاں اور سرمایہ کاری کے ادارے بحث سازی میں حصہ لیتے ہیں جس کا ایک طریقہ کارہے یہاں عوامی بلسے منعقد کئے جاتے ہیں جس میں ہر شہری اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ ترجیح بندیوں پر سرمایہ کاری کی منصوبوں میں کی جائے۔ شراکت کے اس طریقہ کارکی بدولت پورٹوالیگرے کی غریب بستیوں میں پانی فراہم

کرنے کی سہولتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

فیپائن کے ناکاٹی کی جانب سے کارکردگی کے معیار کو برقرار رکھنے کے لیے وسیع پیمانے پر تشویش کی جاتی ہے جس پر اس کی بدیاقی تنظیم کے تمام یونٹ عمل کرتے ہیں۔

امریکہ کی مقامی کونسل نے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کو براہ راست اپنے رہنماء صول قرار دیا ہے۔

جبری بے دخلی اور دوبارہ آباد کاری

8 - جبری بے دخلی سے کیا مراد ہے؟

جبری بے دخلی کا مطلب ہے کہ کسی فرد کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اپنے گھر یا زیمین سے اس کی خواہش کے خلاف بے دخل کرنا جبکہ اسے مناسب تحفظ بھی حاصل نہ ہو۔ (دیکھیں جز جملہ کمنٹ نمبر 7 - موزوں رہائش کا حق - اقوام متحده کی معاشری، سماجی اور ثقافتی حقوق کی کیلیٰ)۔ اقوام متحده کے انسانی حقوق کیلئے نے کہا کہ ".....جبری بے دخلی کا طریقہ انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ خاص طور پر یہ مناسب رہائش گاہ کے حق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔" مقامی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس بات کو لینی بنائیں کہ اس کے افسران اور بلدیہ کے دیگر کارکن جبری بیدلی کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر پاکستان کے کسی قانون کے تحت بے دخلی کی اجازت ہوتی بھی اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ پاکستان کے آئین یا بین الاقوامی انسانی حقوق کے مطابق کے معادلوں کے مطابق ہے یا پاکستان کے دیگر قانونی فرائض کے مطابق ہے۔

9 - رہنماء صول اور مناسب طریقہ کار

اقوام متحده کی کیلیٰ برائے معاشری، سماجی اور ثقافتی حقوق کے مطابق بے دخلی "صرف اس صورت میں جائز ہے اور وہ بھی انتہائی غیر معمولی حالات میں جو بین الاقوامی قانون کے مروجہ اصولوں کے مطابق ہو۔" (3- جز جملہ کمنٹ نمبر 4 - مناسب رہائش کا حق - این 2 پیرا 18) اس "غیر معمولی صورت حال میں" بھی بعض مخصوص طریقہ کار پر عمل درآمد ضروری ہے سب سے پہلے تو یہ کہ مقامی حکومتوں (شمول شہری ضلعی حکومتوں، ٹاؤن اور یونین کونسلز) کو چاہئے کہ وہ اس بات کو لینی بنائیں کہ کسی بھی قسم کی بے دخلی سے پہلے اور غاص طور پر اگر وہ اجتماعی ہو تو تمام ممکنہ متباول طریقوں پر متأثرہ افراد کے مشورے سے غور کیا جا چکا ہو۔ تاکہ ریاستی اداروں کی طاقت کا استعمال نہ ہو یا اسے کم سے کم استعمال کیا جائے۔

دوسرے یہ کہ بے دخلی کے نتیجہ میں افراد بے گھر نہ ہوں یا دیگر انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہ ہو۔ اسی لیے حکومتوں کو چاہئے کہ وہ متاثرہ افراد کے لیے متباول رہائش کی جگہ مکمل بنیادی سہولیات کے ساتھ فراہم کریں۔

آخر میں بھی انتہائی صورت حال میں اگر بے دخلی جائز ہوتی بھی اس پر عمل درآمد بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین کی مروجہ

متباہل آباد کاری کے لیے رہنمای اصول

- دفعات کے عین مطابق ہو اور اس سلسلہ میں منطقی اسباب اور درجہ کے عمومی اصولوں کا خیال رکھا گیا ہو جس میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔
- i. بے دخلی کی مقررہ تاریخ سے پہلے تمام متاثرہ افراد کو نوٹس دیا جائے۔
 - ii. تمام متاثرہ افراد کو مناسب وقت پر مجوزہ بے دخلی کی اطلاع دینا اور جہاں اس کا اطلاق ہو وہاں یہ بتانا کہ اس زمین یا عمارت کو کس متباہل مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔
 - iii. کسی بھی بے دخلی کے دوران سرکاری افسران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی خاص طور پر اگر اس کا تعلق کسی گروہ یا افراد سے ہو۔
 - iv. بے دخلی پر عمل درآمد کرنے والے کارکنوں کی مناسب شناخت۔
 - v. اگر موسم خراب ہو یا رات کا وقت ہو بے دخلی پر عمل درآمد نہیں ہو سکے گا تو قبیلہ متاثرہ افراد اس کی اجازت نہ دیں۔
 - vi. قانونی امداد کی فراہمی جہاں ممکن ہو وہاں ان لوگوں کو قانونی امداد فراہم کی جائے۔ جو عدالت سے بے دخلی کے خلاف حکم امتناعی کے احکامات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

10. کیا کچی بستیوں میں رہنے والی آبادی کو بے دخل کیا جاسکتا ہے؟

دنیا کے بہت سے ترقی پذیر ممالک میں ایسے شہری مرکز موجود ہیں جن کے ساتھ کچی بستیاں جڑی ہوئی ہیں جہاں کے مکینوں کو زمین کے مالکان کو اس زمین کے قانونی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ اگرچہ ان بستیوں میں آباد لوگ اس علاقے کے غریب ترین لوگ ہوتے ہیں لیکن معاشی ترقی میں ان کا خاصاً کردار ہے۔ مثلاً یہ لوگ یا تو قبیلہ محنت فراہم کرتے ہیں یا پھر چھوٹے موٹے کاروبار کرتے ہیں۔ تاہم چونکہ حکومت ان کم آمدنی والے افراد کو مناسب قیمت پر رہنے کے لیے زمین یا مکان فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے یہ بیقات اکثر ویسپر کچی بستیوں میں رہنے پر مجبور ہے ہوتے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحت جس میں رہائش کا بنیادی حق شامل ہے۔ کچی بستیوں میں رہنے والے افراد کو جبری بے دخلی سے تحفظ کا حق دیا گیا ہے۔ اگر مقامی حکومتیں سرکاری زمینوں کا استعمال کرنا چاہیں جن پر غریب لوگ رہائش پذیر ہیں تو ایسی صورت میں انہیں متاثرہ افراد سے صلاح مشورہ کرنا چاہیے تاکہ ان کی بعض آباد کاری کی مشکلات کو کم سے کم کیا جاسکے اور کوئی فرد بے گھر نہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ منورہ بالاحفظات کا فراہم کرنا بھی ضروری ہے۔

11. مناسب ترین متباہل آباد کاری سے کیا مراد ہے؟

ایسی بہت سی دستاویزات موجود ہیں جن میں مناسب ترین متباہل آباد کاری کے اصولوں کی صراحت کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک اقوام متحده کے جامع انسانی حقوق کے رہنمای اصولوں کی دستاویز ہے جو ترقیاتی کام کے نتیجے میں ہونے والی بے دخلی سے متعلق ہے اور ترقیاتی منصوبوں کے نتیجے میں اکثر واقع ہوتی ہیں۔

ان رہنمای اصولوں میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ متباول آباد کاری کے وقت انصاف اور مساوات کا خیال رکھا جائے اور یہ عمومی احلاق کے قانون کے مطابق ہو۔ تمام افراد، گروہ اور کمیونٹی کو موزوں آباد کاری کا حق حاصل ہے۔ جس میں متباول زمین کا حق یا مکان کا حق شامل ہے جو محفوظ، قابل دسترس ہو۔ افراد اس کا معاوضہ ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور قابل رہائش ہو۔ متباول آباد کاری کے وقت مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

سب سے پہلے تو یہ کہ آباد کاری پر عمل کرنے سے پہلے ایک مکمل پالیسی واضح کی جائے اور یہ پالیسی رہنمای اصولوں اور بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حقوق انسانی سے مطابقت رکھتی ہو۔

متباول آباد کاری سے متعلق اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ قانون کے مطابق متباول آباد کاری کے تمام مصارف ادا کریں۔

متاثرہ افراد، گروہوں یا طبقوں کو انہیں حاصل انسانی حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا ہے، انہیں ان کے اس حق سے محروم کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے رہائشی حالات کو بتدریج بہتر بناسکیں۔ اس قانون کا اطلاق ان لوگوں پر بھی ہو گا جو ان بستیوں میں موجود ہیں جہاں متباول آباد کاری ہو رہی ہے اور متاثرہ افراد، گروہوں اور کمیونٹیوں پر بھی ہو گا جو جری طور پر بے خل کیے گئے ہوں۔

ضروری ہے کہ متاثرہ افراد، گروہوں اور کمیونٹیوں کو اس بات کی مکمل معلومات فراہم کی جائے کہ جن علاقوں یا عمارتوں کو خالی کروایا جا رہا ہے انہیں کس طرح استعمال کیا جائے گا اور اس سے کن افراد، گروہوں یا کمیونٹیوں کو فائدہ پہنچ کا۔ اس بات پر خصوصی توجہ دینا ضروری ہے کہ مقامی لوگوں، نسلی اقلیتوں، بے زمین افراد، خواتین اور بچوں کو اس عمل میں نہایتندگی حاصل ہو۔

متباول آباد کاری کے مکمل عمل کو متاثرہ افراد، گروہوں اور کمیونٹی کے مکمل مشورہ اور تعاون سے عمل میں لایا جائے۔ خاص طور پر ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت متاثرہ افراد، گروہ یا کمیونٹی کی جانب سے پیش کیے جانے والے متباول منصوبوں کو پیش نظر رکھے۔ متباول آباد کاری کے عمل کے دوران مقامی سرکاری افسروں اور غیر جانب دار مبصرین کا موجود رہنا ضروری ہے جن کی شاخت کر دی گئی ہو اور جو اس بات کی خصامت ہو کہ انہیں طاقت بخشد دیا انتقامی کاروائیوں کا نہایتندگی بنایا جائے گا۔

12۔ کیا وسرے ممالک میں اس کی کافی مثالیں موجود ہیں؟

جنوبی افریقہ اور بھارت کی عدالتیں اس سلسلہ میں اہم کردار انجام دے رہی ہیں۔ ان ممالک کے آئین میں جو انسانی حقوق شامل ہیں ان کے تحت منکورہ ممالک کی عدالتیں نے بلدیات کو کچی آبادیوں میں جری بے دخلی سے باز رکھنے کے کمی اصول مقرر کیے ہیں۔ بھارت کی پریم کورٹ کے مطابق ”صرف اس حقیقت کی بناء پر کہ ناجائز تجاوزات کنندگان نے عدالت میں درخواست دی ہے ان کے مقدمات کو خارج کرنے کے لیے ناکافی ہے۔“

”اگر کسی علاقے میں غریب لوگ خاصے عرصے سے رہائش پذیر رہے ہوں تو حکومت کو چاہئے کہ وہ شہر کے غریب افراد کی آباد کاری کے

لیے منصوبے بنائے جس کے تحت انہیں زمین اور وسائل فراہم کئے جائیں۔ (احمد آباد میوپل کار پوریشن، بخلاف نواب خان گلاب خان) جنوبی افریقہ کی آئینی عدالت کے مطابق ”عدالت کو چاہئے کہ وہ رہائش پذیر افراد کو بے غل کرنے کی اجازت نہ دے تا وفیکیہ اسے یقین نہ ہو جائے کہ مناسب متباہل رہائش کا انتظام موجود ہے۔ خواہ یہ انتظام عارضی مدت کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ تا آنکہ مستقل ہاؤسنگ پروگرام کے تحت رہائش فراہم کرنے کے لیے اقدامات عمل میں لائے جائیں۔“ (رپورٹ الزبتھ میوپلٹی بخلاف متعدد قبضہ کندگان)

بنیادی سہولتیں اور کچی آبادیاں

13۔ کچی آبادیوں کو کوئی بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں؟

مقامی حکومتیں اپنے علاقے کے رہائش کنندگان کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں اہم کردار انجام دیتی ہیں ان سہولتوں میں پانی، صحت و صفائی، بجلی، بوڑے کی صفائی، گندے پانی کی نکاسی، صاف و شفاف پانی کی فراہمی اور ہنگامی نویعت کی خدمات شامل ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی کہا جا چکا ہے۔ حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ ”مناسب رہائش کے حق“ کے تحت یہ ساری سہولتیں فراہم کریں۔ ان خدمات کی فراہمی کا مطلب عوام کو دیگر حقوق کی فراہمی بھی ہے۔ مثلاً پانی کا حق، زندہ رہنے کا حق اور صحت کا حق۔ بھارت کی سپریم کورٹ نے تلمیز میں زندہ رہنے کے حق کے تحت مقامی بلدیہ کو حکم دیا تھا کہ وہ زندہ رہنے کے حق کے تحت علاقے کے حق کے تحت علاقے کے رہائش کنندگان کو کافی مقدار میں پانی، صفائی اور گندے پانی کی نکاسی کی سہولیات فراہم کرے۔

فلپائن پریم کورٹ نے از جی ریگولیٹری بورڈ بخلاف نیلا ایکٹر کیکٹی کے مقدمہ میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ”بجلی حاصل کرنے کا حق، معاشی حق ہے جس کا اعلان زندگی کی بنیادی ضروریات سے ہے۔“ عدالت نے یہ حکم صادر کیا کہ ایکٹر کیکٹی اپنے تمام صارفین کو وہ تمام اضافی رقم واپس کرے جسے وہ فروری 1994 سے جمع کر رہی تھی۔

14۔ اگر صارفین بلا ادا نہ کرسکیں تو کیا مقامی حکومتیں بنیادی سہولتوں کی فراہمی منقطع کر سکتی ہیں؟

تمام صورتوں میں نہیں۔ اقوام متحده کی معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی کیکٹی کے جزوں کمنٹ نمبر 15 کے مطابق جو پانی کے حق کے متعلق ہے اگر صارفین کی استطاعت نہ ہو کہ وہ بلز کی ادائیگی کر سکیں تو یہ وجہ بنیادی سہولتوں کو منقطع کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ صارفین کی ”استطاعت“ کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے اور کسی بھی صورت میں کسی فرد کو کم سے کم مطلوب پانی کو حاصل کرنے کی سہولت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ کیکٹی کے مطابق کسی بھی سہولت کو منقطع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ متعلقہ افسران مقررہ لائچے عمل پر کار بند ہوں جس میں (a) متاثر افراد سے حقیقی معنوں میں صلاح مشورہ کرنا

- (b) مجوزہ اقدامات کے متعلق بروقت اور مکمل معلومات فراہم کرنا
- (c) مجوزہ اقدامات کے متعلق بروقت تحریری اطلاع دینا
- (d) متاثرہ افراد کو قانونی حقوق اور متداول انتظام مہیا کرنا
- (e) قانونی اقدامات کرنے کے لیے قانونی امداد فراہم کرنا شامل ہے

15۔ کیا غیر سی اور پچی آبادیوں کو بنیادی سہوتیں فراہم کرنا مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہے؟

ہاں! افراد کے درمیان ان کی رہائش اور املاک کی بنیاد پر امتیاز نہیں برداشت کتا۔ اقوام متحده کی معاشری، سماجی اور ثقافتی حقوق کی گئی کمٹ نمبر 5 کے مطابق جو پانی کے حق سے متعلق ہیں۔ ”محروم شہری بستیوں کو جن میں غیر سی، انسانی بستیاں (پچی بستیاں) اور بے گھر افراد شامل ہیں۔ پانی کی سہوتیں مناسب طور پر فراہم کی جائیں۔ کسی بھی شخص کو اس کی رہائش یا مالکانہ حقوق کی بنیاد پر پانی حاصل کرنے کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ تاہم غیر سی بستیوں کو یا پچی آبادیوں کو ہمیشہ ان خدمات کا فراہم کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے لیے نئے نئے طریقے دریافت کرنا ضروری ہیں۔ خواہ اس وقت تک ان بستیوں کا حقی درجہ متعین نہ ہوا ہو۔ مثلاً کینیا میں سیموٹی کونسل (kisumun city council) اس بات کے لیے کوشش ہے کہ پانی کے عوامی مرکز قائم کیے جائیں تاکہ جھوپڑیوں میں رہنے والے افراد کو سہتا اور صاف پانی حاصل ہو سکے۔

بے دخلی۔ قومی پالیسی اور سپریم کورٹ کا فیصلہ

16۔ پچی آبادیوں کے متعلق ترمیمی قوانین

(a) پنجاب

پنجاب پچی آبادی بل 2012 کے تحت پچی آبادیوں کو لیزدینے کی آخری تاریخ 23 ستمبر 2006 سے بڑھا کر 30 ستمبر 2011 کر دی گئی ہے۔ جس کا مطلب ہے 30 ستمبر 2011 تک قائم ہونے والی تمام پچی آبادیوں کو لیزدی جائے گی۔ حکومت پنجاب نے یہ اقدام پچی آبادیوں کی بے دخلی روکنے اور ان میں ترقیاتی کام تیر کرنے کی وجہ سے اٹھایا تھا۔

(b) سندھ

سندھ پچی آبادی (ترمیمی) ایکٹ 2009 سندھ ایکٹ نمبر 111 مجوزہ 2016 کے تحت سندھ پچی آبادی ایکٹ 1987 میں ترمیم کی گئی ہے۔ اس ترمیم کے مطابق پچی آبادیوں کو لیزدینے کی آخری تاریخ 23 مارچ 1985 سے بڑھا کر 30 جون 1997 کر دی گئی ہے۔ اس ترمیم کا

مصدقہ یہی تھا کہ 30 جون 1997 تک قائم ہونے والی تمام کچی آبادیوں کو لیزدی جاسکے اور ان کی بے غلی کے عمل کو روکا جاسکے۔

17۔ قومی ہاؤ سنگ پالیسی 2001 اور کچی آبادیاں

سال 2001 میں حکومت نے بے غلی کے متعلق ایک صدارتی حکم نامہ جاری کیا۔ اس صدارتی حکم کو قومی ہاؤ سنگ پالیسی قرار دیا گیا ہے جس کے درج ذیل نکات ہیں۔

- قبل آباد تمام کچی آبادیوں کی لیز اور ترقیاتی کاموں کا عمل موجودہ پالیسی کے تحت جاری رہے گا۔

- متعلقہ ادارے ان کچی آبادیوں کی ایک مکمل لست تیار کریں گے جوکہ 1985 کے بعد ان کی زمینوں پر قائم ہوئی ہیں۔

- قبل قائم اگر کسی کچی آبادی کو دوسرے مقام پر منتقل کرنے کی ضرورت پیش آرہی ہے تو پہلے ان کی نشاندہی کی جائے گی۔ صوبائی گورنر اور متعلقہ وزارتوں کی مدد سے 28 فروری 2001 تک مکمل کریں گے۔

- صوبائی گورنر اور متعلقہ وزارتوں کی مدد سے 28 فروری 2001 تک شہروں کے اندر ایسی زمین کی نشاندہی کریں گے جہاں متاثرین یا منتقل کی جانے والی آبادیوں کو بسا یا جائے گا۔

- متاثرہ کچی آبادیوں کی منتقلی کے لیے جون 2001 تک ایک جامع منصوبہ تیار کیا جائے گا۔

- جب تک (جون 2001) یہ جامع منصوبہ تیار نہیں ہو گا کسی بھی کچی آبادی کو مسمار نہیں کیا جائے گا۔

- ادارہ ترقیات اسلام آباد اپریل 2001 کے آخر تک ایک ماؤل شہری رہائشی منصوبے کی منتظری دے گا۔

- 1985 سے قبل اور کچی آبادیوں کی ترقی کے لیے ڈائیکٹر جنرل سندھ کچی آبادی انتظامی کے پیش کردہ منصوبے کی طرز پر ایک منصوبہ تیار کیا جائے گا۔

- وزارت ریلوے اور وزرات ہاؤ سنگ و رکس اس سلسلے میں ان امور پر مل کر کام کریں گی جن میں کچی آبادیوں کی منتقلی، لیز اور ترقیاتی کام شامل ہیں۔

- وزارت ریلوے 1985 سے قبل آباد تمام کچی آبادیوں کو 1985 کی پالیسی کے تحت این اوسی جاری کرے گا جبکہ باقی آبادیوں کو شق 3 اور 4 کے تحت منتقل کیا جائے گا۔

- متعلقہ میں صوبائی اور وفاقی حکومت کے زیر انتظام ترقیاتی اداروں کے تحت اعلان کردہ رہائشی ایکمبوں میں کم آمدی وائے افراد کے لیے الگ سے پلاٹ رکھیں گے جوکہ ان کو سنتے داموں فراہم کئے جائیں گے۔

- صوبائی گورنر اس پالیسی پر عمل درآمد کرنے کے لیے تمام متعلقہ اداروں کے نمائندوں پر مبنی کمیٹیاں قائم کریں گے۔ اس سلسلے میں وفاقی وزیر برائے ماحولیات دیہی ترقی اور لوکل گورنمنٹ گورنوں کے ساتھ بطور ابطحہ کارکے فرائض انجام دے گا۔

17۔ کراچی سرکلر ریلوے سے متعلق پریم کورٹ کا 9 مئی 2019ء کا فیصلہ

پریم کورٹ نے 9 مئی 2019 کو کراچی سرکلر ریلوے کے متاثرین کی بے خلی کا جائزہ لیتے ہوئے حکومت کو ان متاثرین کو مناسب طریقے سے دوبارہ آباد کرنے کا حکم جاری کیا۔ اس حکم نامہ کا درود تن درج ذیل ہے:

ہم (پریم کورٹ) نے سکریٹری ریلوے کو سرکلر ریلوے اور لوکل ٹرین بھالی کے متعلق سن۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ جہاں تک ریلوے کے منصوبہ سے متعلق کام ہے وہ تمام 15 دن کے اندر مکمل کر لیے جائیں گے۔ اس کے بعد سندھ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سرکلر ریلوے اور لوکل ٹرین اس پر چلائے۔ اس لیے سندھ حکومت یہ یقین دہانی کرائے کہ وہ سرکلر ریلوے اور لوکل ٹرین کو مزید ایک ماہ کے اندر رفعال کرے۔

وزیر اعلیٰ سندھ، میسر کراچی، چیف سکریٹری سندھ، کمشنر کراچی اور ریلوے انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائیں۔ سرکلر ریلوے اور لوکل ٹرین اس دی ہوئی مدت میں بغیر کسی ناقابلی کے بحال ہو جائیں۔ اور جس طرح کی مدد اور تعاون کی ضرورت وفاقی حکومت اور پلانگ ڈویژن سے درکار ہے وہ فراہم کی جائے تاکہ ٹرین اس مدت کے دوران بحال ہو سکے۔

سکریٹری ریلوے نے کورٹ کو بتایا کہ تجاوزات کے خلاف کاروائی شروع کی جا چکی ہے اور انہوں نے یقین دلایا کہ ریلوے کی زمین سے تمام تجاوزات کو ہٹایا جائے گا لیکن ہم نے یہ بات نوٹ کی کہ ان تجاوزات میں ہزاروں کی تعداد میں رہائشی مکانات میں جن میں لوگ رہائش پذیر ہیں اور اپنے روزگار سے متعلق کام میں مصروف ہیں۔ یہ سب کچھ ریلوے حکام کی مدد سے ہوا ہے۔

ریلوے تجاوزات ہٹانے کے کام کو یقینی بنایا جائے مگر اس آپریشن میں جو لوگ متاثر یا بے خلی ہونگے ان کی مناسب آباد کاری کی جائے گی اور اس سلسلہ میں محمد ریلوے وفاقی حکومت، سندھ حکومت اور میسر کراچی کی مدد لے سکتا ہے۔ سکریٹری ریلوے نے بتایا کہ تمام متاثرین کی نشان دہی کر دی گئی ہے اور ان کی اسٹ بھی تیار کر لی گئی ہے۔ اور اس امور پر حکومت سندھ سے بات چیت بھی ہو چکی ہے۔

حکومت سندھ اس بات سے اتفاق کرتی ہے کہ تمام متاثرین کو مناسب طریقے سے دوبارہ آباد کیا جائے گا اس کے لئے ہم (پریم کورٹ) وزارت ریلوے اور حکومت سندھ کو خبردار کرتے ہیں کہ ان متاثرین کو جہاں بھی آباد کیا جائے ان کو مناسب طرز رہائشی یعنی چدید طرز زندگی کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ یہ متباہل جگہ کراچی شہر کی کسی اور پس منانہ آبادی کا منتظر پیش کرے۔

اس سلسلہ میں منصوبہ بندی کے ماہرین، انحصار نگ اور ماحولیاتی اداروں سے پیشگی مشاورت کی جائے اور ان کی راستے لی جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکام یہ کام ترجیح بنا دوں پر کریں گے اور متنقلی کا عمل ایک سال کی مدت میں مکمل ہو جائے گا۔

میسر کراچی، چیف سکریٹری کمشنر کراچی اور سکریٹری ریلوے اس کام کی ترقیاتی رپورٹ اگلی پیشی پر کورٹ میں جمع کرائیں گے۔

حوالہ: (Const. P.9 of 2010 Naimatullah Adv. Vs. Federation of Pakistan etc)

مناسب رہائش کا حق

ہم مزید معلومات کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں؟

ذیل میں ایسی تنظیموں کی ایک مختصر فہرست ویب سائٹ ایڈریس کے ساتھ موجود ہے۔ ان کے ذریعہ آپ پاکستان اور انسانی حقوق سے متعلق (جس میں رہائش کا حق شامل ہے) مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان تنظیموں کی ویب سائٹ کے ذریعہ آپ دیگر تنظیموں سے بھی رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

Amnesty International
<http://www.amnesty.org>

United Nations:
<http://www.un.org>

UN-Habitat (United Nations Human Settlements Programme):
<http://www.unhabitat.org>

Human Rights Watch:
<http://www.hrw.org>

Human Rights Commission of Pakistan
<http://www.hrcp-web.org>

Asian Coalition for Housing Rights
<http://www.achr.net>

Urban Resource Center
<http://www.urckarachi.org>

Urban Resource Center

A-2, 2nd Floor ,West Land Trade Center, Commercial Area, KUCHS
Block 7 & 8, Shaheed-e-Millat Road , Karachi , Pakistan

📞 021-34387692 ✉urckhi@yahoo.com 🌐 www.urckarachi.org

fb.com/urckhi 🐦 @urckhi

اربن ریسورس سینٹر

اربن ریسورس سینٹر ایک غیر سرکاری ادارہ ہے جس کا بنیادی مقصد شہری ترقی میں عوامی شرکت کے موقع پیدا کرنا ہے۔ یہ ادارہ ایسے منصوبوں کا جائزہ لیتا ہے جن کا ماحولیات اور کم آمدی والے طبقے پر منفی اثر پڑتا ہو۔ یہ آری میں ایسے منصوبوں کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے شہریوں کے ساتھ مشاورت اور باہمی گفتگو کے ذریعہ متبادل تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ اربن ریسورس سینٹر اس صورت حال کو تبدیل کرنے کے لیے کراچی کے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے والا ایک ایک مرکز بن گیا ہے۔ اس فکر نے ماہرین اور سماجی کارکنوں کا ایک نیٹ ورک تخلیق کیا ہے۔ جو منصوبہ بندی کے مسائل کو متاثرین کی نظر سے بھی دیکھتے ہیں۔

یہ آری ملکی اور بین الاقوامی ترقیاتی منصوبوں کے مسائل پر کام کرنے والے متاز ماہرین کے لیپکر ز کا اہتمام کرتا ہے۔ جن میں بنیادی سطح پر مسائل کے حل پر کام کرنے والے کارکنان، این جی اوز کے نمائندے، سرکاری اداروں سے وابستہ اہلکار، میڈیا اور تعینی اداروں سے وابستہ افراد اور متعلقہ لوگ شرکت کرتے ہیں۔ یہ فرم تنظیمی اور انفرادی سطح پر کام کرنے والوں کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنے کام کا دسیع قومی اور بین الاقوامی معاملات سے موازنہ کر سکتے ہیں۔ یہ لیپکر ان تحریکوں کے لیے کام کرنے والوں کو معلومات فراہم کرتے ہیں جو پاکستان اور خصوصی طور پر کراچی میں منصافانہ اور ایسی حکمت عملیوں کے وضع کرنے کے لیے چلائی جا رہی ہیں جن کا مقصد صرف عوامی ترقی ہو۔

یہ آری نوجوانوں کے لیے مختلف تربیتی پروگرام بھی منعقد کرتی ہے۔ جس میں طلباء کو آبادی اور گھر کی نقصہ سازی کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ آری رہائشی حقوق پر کام کرنے والی مقامی تنظیموں کی معلومات اور نیٹ ورک کے ذریعے معاونت کرتی ہے تاکہ وہ سرکاری اداروں سے بہتر طور پر ابطة استوار کر سکیں۔ جس کے تیجے میں حکومت اور شہری مل کر متبادل آباد کاری کے عمل کو سرانجام دے سکیں۔

Urban Resource Center

